سہیل افضل

# کراچی پر عیسائیت کی یلغار

**پاکستان کی نظریاتی بنیادیں کھوکھلی کرنے والی سرگرمیوں کے بارے میں تہلکہ خیز رپورٹ**

کراچی کے گنجان آباد علاقے کے وسیع و عریض رقبے پر پھیلے ہوئے ہولی ٹرنٹی چرچ کے کمپاؤنڈ میں آج معمول کے برعکس چہل پہل ہے' خواتین اور بچے زرق برق لباس زیب تن کئے خوش گپیوں میں معروف ادھر ادھر ٹہل رہے ہیں۔ خواتین کی ایک ٹولی پھولوں کی پلیٹیں لئے قطار میں کھڑی ہے۔ تمام افراد کسی کے منتظر نظر آتے ہیں' اچانک بچوں کے شور نے سب کو متوجہ کیا اور تمام شرکاء جن کی اکثریت غیرملکیوں پر مشتمل تھی مین گیٹ سے اندر داخل ہونے والی ہلکے سبز رنگ کی شیراڈ کار E-2906 جسے ایک غیر ملکی چلا رہا تھا' کی طرف لپکے' کار ایک جھٹکے سے چرچ کے سامنے آکر رکی۔ ۲ افراد کار سے باہر آئے اور کار دوبارہ روانہ ہو گئی' اترنے والے ۲ افراد میں سے ایک سب شرکاء کی توجہ کا مرکز ہے۔ عورتیں اور بچے اس کے گرد اکٹھے ہو چکے ہیں تھوڑی دیر بعد یہ دونوں افراد دیگر چند خواتین و حضرات کے ساتھ چرچ کے اندر چلے گئے اور بقیہ لوگ خوش گپیوں میں معروف ہو گئے۔ تقریباً نصف گھنٹے بعد کار دوبارہ اندر داخل ہوئی۔ اس بار ۲ خواتین ایک سفید رنگ کے خوبصورت رنگ کے خوبصورت لباس میں ملبوس نوجوان لڑکی کے ہمراہ باہر آئیں اور چرچ کے اندر کی طرف چل دیں۔ خواتین کی ٹولی ان پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کر رہی تھی' چند غیر ملکی بڑی پھرتی کے ساتھ ان کی تصاویر بنا رہے تھے۔ اب تمام شرکاء چرچ کے ہال میں جمع تھے ایک شخص نے تمام افراد کو ۲/۲ کتابیں پکڑانا شروع کر دیں لوگ ادب کے ساتھ ان کتابوں کو پکڑ کر اپنی نشستوں پر بیٹھتے جا رہے تھے جب تمام شرکاء اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تو چرچ کے بشپ نے مائیک سنبھالا اور سب کو ایک گیت گانے کے لئے کہا اور پھر سب ایک کورس کی شکل میں ہولی ٹرنٹی گیت گانے لگے۔ گیت کے اختتام پر بشپ نے ایک نوجوان لڑکے اور لڑکی کو اسٹیج کے قریب بلایا اور کرسیوں پر بٹھا دیا (یہ نوجوان لڑکا اور لڑکی دونوں الگ الگ کار میں لائے گئے تھے) اور پھر کچھ پڑھنا و پڑھوانا شروع کر دیا۔ بشپ تھوڑی دیر بعد اس عمل میں حاضرین کو بھی شریک کر لیتا اور پھر سب ایک کورس کی شکل میں کچھ پڑھنا شروع ہو جاتے۔ تقریباً نصف گھنٹے کے اس عمل کے بعد بشپ نے اعلان کیا کہ نوجوان لڑکا سیمی اور لڑکی سوزینہ کا نکاح ہو گیا ہے۔ سب دعا کریں اور اس طرح دعا کے بعد یہ تقریب اختتام کو پہنچی نیا جوڑا اسی شیراڈ گاڑی میں اپنی منزل کی جانب روانہ ہوا تو تمام شرکاء بھی اپنی منزل کو روانہ ہو گئے ۲ غیر ملکی چرچ کے بشپ کے ساتھ اس کی قریبی رہائش گاہ کی طرف فاتحانہ انداز میں قہقہے لگاتے ہوئے چل دیے۔ یہ غیر ملکی اپنے مشن کی کامیابی پر' جس میں انہوں نے مسلمان لڑکی فاطمہ کو سوزینہ بنا کر ایک عیسائی لڑکے کی دلہن بنا دیا تھا' بہت خوش تھے۔

> ☐ سینکڑوں نوجوان عیسائی بنا لئے گئے۔ نوجوان مسلم لڑکیاں خصوصی ہدف ہیں۔
>
> ☐ ۱۵ مشنری اداروں کی زیرِ نگرانی شہر میں ۱۵۰ مراکز کام کر رہے ہیں۔

فاطمہ ولد الیاس حسین جو پہلے مسلمان (اہل تشیع) تھی اور اب سوزینہ بن چکی ہے جعفر طیار سوسائٹی ملیر کی رہائشی ہے' اس کی شادی ۹ جنوری کی شام سیمی نام کے نوجوان سے ہوئی جو ایک عیسائی ہے۔ سیمی "اپنا آنا می رفاہی ادارے کا لیڈر ورکر ہے۔ فاطمہ (نیا نام سوزینہ) پہلے ایک گارمنٹ فیکٹری میں کام کرتی تھی لیکن اب زنیٹی گرلز ہائی اسکول کی کنٹین پر ملازم ہے۔ فاطمہ کی ایک دوست نے ہمیں بتایا کہ ایک طویل عرصے سے عیسائی مشنری فاطمہ پر کام کر رہے تھے' فاطمہ کیسے ان کے چنگل میں پھنسی؟ اس کا ذکر کرتے ہوئے اس نے بتایا کہ سیمی کی بہن سے فاطمہ کی دوستی تھی اور جب اس کی شادی ہوئی تو وہ کچھ دن ان کے ہاں جا کر ٹھہری۔ وہاں پر اس کی ملاقات اڈینس نامی ایک مشنری خاتون سے ہوئی اور اس طرح اس نے اڈینس کے ہاں آنا جانا شروع کر دیا۔ اڈینس کئی مرتبہ فاطمہ کے گھر بھی آئی ان ملاقاتوں کے بعد فاطمہ اسلام کے متعلق عجیب و غریب سوال کیا کرتی۔ اس کے والدین اس کی حرکتوں سے سخت نالاں تھے' لیکن وہ اس سب کو تعلیم کا تصور گردانتے لیکن ایک دن انہیں سخت حیرت ہوئی جب سوزینہ نے انہیں بتایا کہ وہ اسلام چھوڑ چکی ہے' اب اس کا مذہب عیسائیت ہے۔ گھر والوں کی ناراضگی کے سبب سوزینہ سیمی کی بہن کے ہاں چلی گئی اور وہیں رہائش اختیار کر لی' کچھ دنوں بعد اڈینس نے سیمی کو سوزانہ سے شادی کے لئے کہا۔ سیمی نے جو پہلے ہی اس کے لئے تیار تھا' فوراً ہاں کر دی اور اس طرح دونوں نکاح میں منسلک ہو گئے' لڑکی کے والدین نے نکاح میں شرکت سے انکار کر دیا۔ یہاں تک کہ لڑکی کی طرف سے نکاح نامہ پر دستخط بھی روحانی بھائی اور بشپ نے کئے۔ فاطمہ عرف سوزینہ آج بھی سیمی کے ساتھ اس کے گھر نمبر ۹۰۷ ۔ گلی نمبر سی۔ ۲٦ محمود آباد نمبر ۵ میں رہتی ہے۔

فاطمہ کے ساتھ پیش آنے والا واقعہ واحد نہیں۔ پاکستان میں انتہائی خاموشی سے عیسائی مشنریوں کی ایک بڑی تعداد اسلامی ریاست کی نظریاتی جڑیں کھوکھلی کرنے میں مصروف ہے بظاہر سرمایہ کاری یا فلاحی ادارے کی آڑ میں آنے والے غیر ملکیوں کی بڑی تعداد عیسائی مبلغوں پر مشتمل ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ ملک میں ان کے لئے تبلیغ کی سرگرمیوں پر پابندی نہیں' اس کے لئے کوئی قانون موجود نہیں یہاں تک کہ کچھ عرصہ قبل ایک پاکستانی پادری پیٹرک لی اسٹائن نے واشنگٹن کے دورے پر ایک کانفرنس میں اپنے تجربات بیان کرتے ہوئے کہا کہ وہ پاکستان میں بطور مسیحی مبلغ جہاں بھی گئے' ان کے ساتھ حسن سلوک کا مظاہرہ کیا گیا وہ پاکستان میں پوری آزادی کے ساتھ مسیحیت کی تبلیغ کرتے رہے ہیں' انہیں حکومت یا عوام کی طرف سے کوئی گزند نہیں پہنچی۔ (روزنامہ جنگ ۲۵ جنوری ۱۹۹۳ء)

مشنریوں کی راہ میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہونے کے سبب انہوں نے یہاں بڑے منظم ادارے قائم کر رکھے ہیں۔ مختلف فلاحی اداروں کے نام پر تبلیغ کا انتہائی منظم کاروبار ہو رہا ہے۔ نوجوان طلبہ و طالبات منشیات کے عادی اور غریب عوام ان کا اصل ہدف ہیں۔ کراچی کے مضافات کی غریب بستیاں گوٹھ اور لیاری کا علاقہ ان کی خصوصی توجہ کا مرکز ہیں۔ نوجوان طلبہ کو وظائف اور دیگر پرکشش ترغیبات سے اپنا گرویدہ بنایا جاتا ہے۔ منشیات کے عادی افراد کو علاج کے بہانے اپنے زیر اثر لایا جاتا ہے۔ ان کی برین واشنگ کی جاتی ہے۔ اب تک کراچی میں سینکڑوں مسلمانوں کو انتہائی خاموشی سے عیسائی بنایا جا چکا ہے۔

کراچی میں ان کی تبلیغی سرگرمیوں کا سب سے بڑا مرکز آرٹلری میدان کے علاقے میں واقع ہوٹل اواری کے بالمقابل ٹرنیٹی چرچ ہے جہاں ان سرگرمیوں کا انچارج سندھ بھر سے تعلق رکھنے والا پادری یوجین جانمز ہے۔ یہ شخص باہر سے نئے آنے والے مشنریوں کا انچارج ہے۔ اس کی زیر نگرانی کراچی میں ۱۵ یونٹ کام کر رہے ہیں۔ ٹرنیٹی گرلز ہائی اسکول فاطمہ جناح روڈ کا پیٹر ظفر اس کا معاون ہے یہ نئے عیسائی بننے والے افراد کے تمام معاملات کی نگرانی کرتا ہے' ان کو کاروبار کے لئے رقم مہیا کرنے یا ملازمت فراہم کرنے اور رہائش دینے سمیت دیگر مالی معاملات اس کے ذمے ہیں' عیسائی بننے والی لڑکی فاطمہ (نیا نام سوزینہ) بھی اسی کے پاس ملازم ہے۔ یہ شخص عربی پر خاصا عبور رکھتا ہے' قرآن کے حوالے بلا تکان دیتا ہے' اس لئے نئے عیسائی بننے والوں کو اپنی گفتگو اور علم کے بل بوتے پر قابو میں رکھتا ہے۔ پیٹر ظفر بھی پہلے مسلمان تھا اس کی شادی بھی ایک ایسی لڑکی سے ہوئی ہے جو پہلے آغا خانی تھی اور جس نے بعد میں عیسائیت قبول کر لی۔

ہولی ٹرنیٹی کے کمپاؤنڈ میں واقع یوجین جانمز کی رہائش گاہ ان مشنریوں کی خفیہ سرگرمیوں کا سب سے بڑا اڈا ہے' یہاں پر ہر جمعہ کی شام ۵ بجے ایک گروپ میٹنگ ہوتی ہے' جس میں طلبہ کی بڑی تعداد شریک ہوتی ہے۔ یہ طلبہ اپنے عیسائی دوستوں کے ہمراہ آتے ہیں' یہاں انہیں مختلف بہانوں کے ذریعے عیسائیت کی تبلیغ کے لئے کام کرنے والے اداروں سے منسلک کر دیا جاتا ہے۔ وظائف دینے اور بیرون ملک بھیجنے کے نام پر اگلے گروپ میں باقاعدہ شرکت پر آمادہ کیا جاتا ہے اور پھر باقاعدہ آنے والوں کو غیر محسوس طریقے سے عیسائیت کی تعلیم دی جاتی ہے۔

کراچی میں مشنریوں کے ۱۵ مشن کام کر رہے ہیں' ان کے

تحت ایک وسیع نیٹ ورک ہے سینکڑوں رضاکار اس نیٹ ورک کے تحت کام کرتے ہیں۔ پادری یوبین چاند' پال لوڈے' گورڈن نکل' اڈینس پادری نذیر' صادق ڈانیال' فلپ سیمسن' جون باورز' مسز ہیلن اور بشپ رڈون (Rudvin) مختلف سرگرمیوں کے انچارج ہیں' یونس کھوکھر اور پیر بخش طیب سلیم دونوں مقامی عیسائی ہیں' لیکن یہ بھی ان کی ٹیم میں شامل ہیں' یہ لوگ او ایم ٹی کے نام سے کام کرتے ہیں اس ٹیم کو کچھ عرصہ پہلے کراچی میں خطرناک قرار دے کر پولیس نے اس کے تمام دفاتر بند کر دیئے تھے' لیکن اب اس کے ارکان دوبارہ اسکول اساتذہ ڈاکٹروں اور فلاحی اداروں کے ملازمین کی صورت میں کام کر رہے ہیں۔

۲۴۷ اسٹاف لائن بھی مشنری سرگرمیوں کا اہم مرکز ہے۔ زرد رنگ کے اس مکان کی مالکن ایک اسکول ٹیچر اڈینس ہے۔ برطانوی شہریت کی حامل یہ خاتون بظاہر ٹرنیٹی گرلز اسکول میں سینئر ٹیچر کی حیثیت سے کام کرتی ہیں مگر ان کے ذمے خواتین میں عیسائیت کی تبلیغ کی ذمہ داری ہے۔ مسز ہیلن ان کی معاون ہیں یہ اب تک اپنی تعلیمات کے ذریعے درجنوں غریب لڑکیوں کو عیسائی بنا چکی ہیں۔ سوزینہ نے بھی اس کی تعلیم سے ہی عیسائیت قبول کی ہے۔ اڈینس کی زیر نگرانی درجنوں فیلڈ ورکر کام کرتی ہیں نئی عیسائیت قبول کرنے والی خواتین بھی ان ورکروں میں شامل ہو جاتی ہیں۔ یہ فیلڈ ورکر گھر گھر جا کر خواتین میں لٹریچر تقسیم کرتی ہیں ان پڑھ خواتین سے ملاقاتیں کرتی ہیں' نوجوان غریب لڑکیوں سے دوستی کرتی ہیں پھر دوستی کے بہانے ان کو مختلف مخلوط پروگراموں میں شریک کرایا جاتا ہے اور عیسائی لڑکوں سے ان کی دوستی کرائی جاتی ہے۔ ہر لڑکے کو ٹارگٹ دیا جاتا ہے۔ مسز اڈینس اس دوستی کرانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں اور اس طرح مسلمان لڑکیاں جال میں پھنس جاتی ہیں۔ منشیات کے عادی افراد کی بیویاں بیٹیاں بھی ان کا خصوصی ہدف ہیں فیلڈ ورکران سے ہمدردی کے بہانے تعلقات استوار کرتی ہیں' ان کی مالی امداد کرتی ہیں اور پھر ان کو ہنر سکھانے یا ملازمت دلوانے کے لئے کسی نہ کسی چرچ ادارے سے منسلک کروا دیا جاتا ہے' جہاں ان کو چرچ لٹریچر فراہم کیا جاتا ہے اور غیر محسوس طریقے سے عیسائیت کی طرف راغب کیا جاتا ہے

عیسائی مشنریوں کا اہم ہدف لیاری کے بلوچ ہیں بلوچستان میں مشنریوں نے خصوصی طور پر کام شروع کر رکھا ہے۔ بلوچستان کے مخصوص ذکری فرقے میں ان کا کام تیزی سے بڑھ رہا ہے شاید اس سلسلے کی کڑی کے طور پر انہوں نے لیاری کے بلوچوں کو ٹارگٹ بنایا ہے۔ کینیڈا کی شہریت کا حامل کارڈن نکل مقیم ۳/۱۵ جمال الدین افغانی روڈ شرف آباد ملیاری یونٹ کا انچارج ہے۔ بظاہر یہ مخض ٹرنٹی چرچ میں پادریوں کو تربیت دینے والے کالج کا پروفیسر ہے۔ مگر اب تک ۱۱۷ افراد کو عیسائی بنا چکا ہے۔ مشنری بلوچوں میں زبان سیکھنے اور منشیات سے نجات دلانے کے بہانے کام کرتے ہیں' اسلام کی تعلیمات سے نابلد معصوم بلوچ نوجوان آسانی سے ان کا شکار ہو جاتے ہیں۔

۴۲ لیک بلاک ۶ پی ای سی ایچ ایس ایک اہم مشن آفس ہے۔ یہاں کا انچارج ایک مقامی عیسائی پیٹر ہے' یہاں ہر منگل کی شام کھانے کی دعوت کے بہانے اہم اجلاس ہوتا ہے جس میں مختلف یونٹوں کی کارکردگی رپورٹ کا جائزہ لیا جاتا ہے پھر ایک رپورٹ مرتب کی جاتی ہے جس میں نئے ٹارگٹ طے کئے جاتے ہیں۔

اسی طرح پال لوڈے رہائش ب ۵۰ بلاک ۶ پی ای سی ایچ ایس برطانوی شہریت کا حامل ہے یہ بائیبل کارسپانڈنس اسکول کا نگران ہے' اس اسکول کے ذریعے طلبہ کو عیسائیت کا لٹریچر بذریعہ ڈاک ارسال کیا جاتا ہے۔ یہ لٹریچر مفت ارسال کیا جاتا ہے۔ ممبر بننے والے افراد کو دیگر پروگراموں میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ یہ کورس مکمل کرنے والے طلبہ کو خصوصی طور پر نگرانی میں رکھا جاتا ہے۔ ان کے ایڈریس یونٹ کے فیلڈ ورکروں کو فراہم کئے جاتے ہیں اور فیلڈ ورکران سے دوستی بڑھاتے ہیں اور پھر قریب منعقد ہونے والے گروپوں میں شمولیت پر آمادہ کیا جاتا ہے۔ فیلڈ ورکران طلبہ کو وظائف وغیرہ دلانے کا جھانسہ بھی دیتے ہیں۔ بعض غریب طلبہ کو وظائف کے بہانے دوسرے ممالک میں تعلیم کے لئے بھیجا بھی گیا ہے۔ لیاری کے کریم جان اور کوثر بلوچ آج کل انہی کے وظائف پر امریکہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

مقامی عیسائی یونس کھوکھر اور پیر بخش طیب سلیم دونوں عربی اور قرآن پر عبور رکھتے ہیں۔ اس لئے پڑھے لکھے طبقے کو متاثر کرتے ہیں۔ یہ فیلوشپ آف بلیورز نام کا ایک ادارہ چلاتے ہیں۔ ۱۰ ڈیپرٹ لائن فیلوشپ آف بلیورز نام کے ادارے کے ذریعہ یہ اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقے میں کام کرتے ہیں' مختلف تقریبات کے ذریعے لوگوں کو جمع کیا جاتا ہے۔ مذہب کے حوالے سے بحث و مباحثے منعقد کئے جاتے ہیں' جن میں اسلام سے متعلق شکوک و شبہات ابھارے جاتے ہیں۔ یہ پہلا مرحلہ ہوتا ہے' دوسرے مرحلے میں ان افراد کو لٹریچر فراہم کیا جاتا ہے اور تیسرے مرحلے میں عیسائیت قبول کرنے کی دعوت دی جاتی ہے۔ یہ ادارہ اب تک اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقے کی ایک بڑی تعداد کو اپنا ممبر بنا چکا ہے۔

مشنری اداروں کا ایک بڑا ہتھیار فلاحی ادارے ہیں' ان کے ذریعے ایک طرف تو یہ غیر ممالک سے آنے والے مشنریوں کو تحفظ فراہم کرتے ہیں اور دوسری طرف ان اداروں میں آنے والے مسلمانوں کو عیسائیت کی تبلیغ دی جاتی ہے۔ "ابتدا" ترکِ منشیات کا اہم ادارہ ہے' اس کا مقولہ ہے۔ ابتداء ہم' انتہا آپ۔ دو پادری فلپ سیمسن اور پال ٹیکسٹر اس کے نگران ہیں یہاں ان نشہ بازوں کو لایا جاتا ہے جو مالی اور جسمانی طور پر ناکارہ ہو جاتے ہیں' ان کی اور ان کے اہلِ خانہ کی امداد کی جاتی ہے! انہیں باور کرایا جاتا ہے کہ یہ خداوند یسوع مسیح کی طرف سے آپ کے لئے عطیہ ہے اور صرف خداوند یسوع مسیح کی دعا سے ہی آپ نشہ چھوڑنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ یسوع ہی آپ کو نشے سے آزاد کرا سکتا ہے' درجنوں لوگ یہاں عیسائیت قبول کر چکے ہیں! ان میں سے نصف درجن ہندو بھی ہیں۔ جو نوجوان یہاں داخل ہوتے ہیں اور صحت یاب ہو جاتے ہیں' ان سے اس قسم کے الفاظ کہلوائے جاتے ہیں کہ "سب کچھ یسوع مسیح کی دعاؤں کا نتیجہ ہے' اس لئے اب صحت یاب ہونے کے بعد میں یسوع کی خدمت کرتا رہوں گا۔"

نشہ بازوں کے اہلِ خانہ کو دیکھ بھال کے بہانے ابتدا میں لایا جاتا ہے' جہاں انہیں رام کرنے میں آسانی رہتی ہے۔ نشہ بازوں کے معصوم بچوں پر یہ خصوصی طور پر توجہ دیتے ہیں کیونکہ ان کے معصوم ذہن بہت جلد ان کی باتوں پر ایمان لے آتے ہیں۔

مسیحی اسکول بھی تبلیغی سرگرمیوں کے لئے بڑے سازگار ہیں۔ مشنریوں کی ایک بڑی تعداد ان اسکولوں میں ملازم ہے' کلاس رومز میں معصوم بچوں کو گمراہ کیا جاتا ہے۔ مسیحی تہواروں پر مذہبی ڈراموں میں مسلمان بچوں کو استعمال کیا جاتا ہے' ان سے مسیح مریم اور دوسرے کردار ادا کروائے جاتے ہیں اس طریقے سے ان کے ذہن خراب کئے جاتے ہیں' بچوں کے یونیفارم پر صلیب نما مونوگرام لگائے جاتے ہیں اور اس طرح یہ اپنے اس نظریے کی تکمیل کرتے ہیں کہ ہم نے مسلمان بچوں کی بڑی تعداد کو صلیب کا نشان پہنچا دیا ہے۔ یہ مونوگرام تبلیغی نظریہ سے استعمال کیا جاتا ہے' عیسائیوں کا نظریہ یہ ہے کہ جتنے زیادہ صلیب کے نشان لگائے جائیں گے' مسیح ابن مریم اتنے ہی خوش ہونگے۔ سینٹ جان ٹرینٹی چرچ سے ملحق معذور افراد کا ادارہ دارالخوشنود بھی تبلیغی سرگرمیوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

ترکِ منشیات کے ادارے "ابتداء" میں نشہ بازوں کی کس حد تک برین واشنگ کی جاتی ہے اس کا اندازہ علاج کے بعد مسلمان نوجوانوں کے خیالات سے ہوتا ہے۔ ذیل میں ہم ادارۂ ابتداء کی طرف سے شائع کئے گئے کتابچوں میں درج بعض نوجوانوں کے خیالات شائع کر رہے ہیں جس سے عوام بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس ادارے کے کیا مقاصد ہیں۔

## عیسائیت کی تعلیم دینے والے مشنریوں کے اوقاتِ کار اور پتے

۱۔ نام گروپ انچارج مشنری پیٹر۔ پتہ ۴۳۲۔ ایچ بلاک ٦۔ پی ای سی ایچ ایس گروپ میٹنگ ہر منگل کی شام ۷ بجے ہوتی ہے

۲۔ نام گروپ انچارج مشنری یونس کھوکھر اور مشنری پیر بخش۔ پتہ ۱۰٦۔ اے۔ ۱۰ ڈی پوسٹ لائن بالمقابل سیوتھ ڈے ہاسپٹل۔ گروپ میٹنگ جمعہ کی شام ۵ بجے ہوتی ہے۔ نسبتاً زیادہ تعلیم یافتہ افراد پر کام ہوتا ہے۔

۳۔ نام گروپ انچارج یوجین چاند۔ پتہ ٹرینٹی کمپاؤنڈ آرٹلری میدان۔ گروپ میٹنگ جمعہ کی شام ۵ بجے ہوتی ہے زیادہ تر طلبہ شریک ہوتے ہیں۔

۴۔ نام گروپ انچارج مشنری پادری نذیر۔ پتہ بشپ ہاؤس مرکزی ہال صدر۔ گروپ میٹنگ پیر کی شام ۷ بجے ہوتی ہے۔ پختہ عمر کے لوگ شریک ہوتے ہیں۔

ادارہ "ابتداء" کے تحت بھی ہر شام ایک میٹنگ ہوتی ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے

| دن | وقت | مقام |
|---|---|---|
| ہفتہ | ۱۰ بجے تا ۱ بجے دوپہر | صدر دفتر "ابتدا" |
| اتوار | ۵ بجے تا ۷ بجے شام | صدر دفتر "ابتدا" |
| پیر | ۱۰ بجے سے ۱ بجے دوپہر | صدر دفتر "ابتدا" |
| منگل | ۵ بجے تا ۷ بجے شام | ہولی ٹرینٹی چرچ |
| بدھ | ۱۱ بجے سے ۱ بجے تک | صدر دفتر |
| جمعرات | ۷ بجے سے ۹ بجے رات | ہولی ٹرینٹی چرچ |
| جمعہ | ۵ بجے سے ۷ بجے شام | صدر دفتر |

٭جمیل:۔ میں سعودی ایئرلائن میں کام کرتا تھا' پھر دوستوں کی وجہ سے ہیروئن کا عادی بن گیا' یہاں تک کہ میری نوکری چلی گئی' اب میں پیسوں کے لئے گھر والوں کو تنگ کرتا' انہوں نے میرا علاج کروایا لیکن میں ٹھیک نہیں ہوا' اب دن بدن میری صحت خراب ہوتی گئی' جو مجھے دیکھتا یہ کہتا کہ اب جمیل مر جائے گا' لیکن شاید خداوند کو میری زندگی عزیز تھی' میں نے خداوند کو قبول کیا' خداوند یسوع مسیح نے مجھے توبہ کی توفیق دی اور آج میں بالکل آزاد ہوں۔ میں نے اپنے خداوند کی مدد سے نشے سے آزادی حاصل کی ہے۔

یوسف ہدایت :- مجھے ڈیوٹی پر جیکب آباد جانے کا موقع ملا تو وہاں شراب عام تھی تھوڑا بہت عادی میں پہلے تھا' افیون کا نشہ بھی کرتا تھا۔ جیکب آباد سے واپس آیا تو زبردست نشہ باز بن چکا تھا۔ پھر میرا تعارف ابتدا کے گروپ سے ہوا' میں نے منشیات کے بارے میں کافی مفید معلومات حاصل کیں! ایک دن ابتدا کے لوگ مجھے چرچ لے گئے پادری ڈیوڈ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ نے شراب استعمال کی' میں نے بتایا کہ ہاں لیکن آج سے میں خداوند کے ہاں توبہ کرتا ہوں کہ کوئی نشہ استعمال نہیں کروں گا' اس کے بعد آج تک اپنی توبہ پر قائم ہوں۔

بابر :- میری زندگی کا سفر گناہ سے بھرا ہوا ہے۔ شروع میں شراب کا عادی بنا پھر چرس کا اور آخر میں ہیروئن کا عادی بن گیا' بہت کوشش کے باوجود اس سے نجات حاصل نہ کر سکا' ایک دن ہم میرپور خاص گئے وہاں ابتدا کا کیمپ لگا ہوا تھا جہاں سے مجھے اچھے دوستوں کی رہنمائی ملی' ہم شکر کرتے ہیں کہ پاکستان میں ایک ادارہ ہے جو نجات کی راہ دکھاتا ہے یسوع نام میں قدرت پائی جاتی ہے یسوع نام میں ابدی زندگی ہے

سلیمان :- میری عمر تین سال کی تھی کہ ماں کا سایہ سر سے اٹھ گیا' ماں کے مرنے کے بعد والد نے ہمیں ہاسٹل میں داخل کرا دیا' والد کے انتقال پر میں بڑے بھائی کے پاس ڈرگ کالونی آگیا' بھائی نوکری پر چلا جاتا تو ہم دن بھر آوارہ گردی کرتے' ایک دن سگریٹ پینے سے شروع کئے پھر نوبت ہیروئن تک پہنچ گئی' بھائی کو پتہ لگا تو انہوں نے مجھے منع کیا اور بالاخر گھر سے نکال دیا' اب میں سڑکوں پر سوتا تھا کوئی میری عزت نہیں کرتا تھا لیکن پھر اچانک "ابتدا" سے میرا رابطہ ہوگیا' نوئیل بھائی جو "ابتدا" کے ورکر ہیں مجھے اپنی میٹنگ میں لے جاتے انہوں نے میری بڑی مدد کی جب رتن آباد ان کا کیمپ لگا تو نوئیل بھائی مجھے اپنے ساتھ لے کر گئے وہ کیمپ چھ دن کا تھا ادھر میں نے خداوند سے توبہ کی اور خداوند نے مجھے معاف کیا اور میں نشے سے آزاد ہوگیا۔ خداوند کا شکر ہے کہ میں واپس اپنے گھر چلا گیا ہوں' میں اپنے خداوند اور "ابتدا" والوں کا شکرگزار رہوں گا

## فیملی پلاننگ اور نشہ بازوں کی بیویاں

پی ای سی ایچ ایس مکان نمبر ایچ ۴۲ بلاک ۶ کراچی سے شائع ہونے والے مشنریوں کی سرگرمیوں پر مشتمل ایک پمفلٹ میں کامیابیوں کا تذکرہ اس طرح کیا گیا ہے۔

منشیات کے عادی افراد کے اہل خانہ میں ہمارا کام تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہا ہے۔ بہترین لیڈ ورکروں کی ۴ ٹیمیں ہمارے پاس تیار ہو گئی ہیں یہ مختلف ٹولیوں کی شکل میں گھروں تک پہنچ رہی ہیں ہماری ماہانہ میٹنگوں کی حاضری بھی مسلسل بڑھ رہی ہے۔ اب ان میٹنگوں میں منشیات کے عادی افراد کی بیویاں اور اہل خانہ کے علاوہ دیگر خواتین کی ۱۵ سے ۳۰ افراد کی حاضری رہتی ہے۔

ہم اپنی پالیسیوں کو مزید جامع بنا رہے ہیں! اگلے مرحلے میں ہم مختلف نئے ایشوز سامنے لائیں گے' ان ایشوز میں فیملی پلاننگ کو زیادہ اہمیت دی جائے گی۔ مختلف پروگراموں سے خطاب کے لئے دیگر ممالک کے علاوہ مسلمان مقررین کو بھی بلایا جائے گا۔ ہمیں نشہ کرنے والوں کی بیویوں کے لئے زیادہ وقت نکالنے کی ضرورت ہے سابقہ تجربہ کی بنیاد پر اس میں ہمیں زیادہ کامیابیوں کی توقع ہے۔

## ایک خبر

ماہنامہ کرسچین ٹوڈے کی ایک رپورٹ کے مطابق عالمگیر مسیحی تنظیم ورلڈ ایونجلیکل فیلو شپ کی جنرل اسمبلی کے حالیہ اجلاس میں مختلف فیصلے کئے گئے! ان فیصلوں کے مطابق ایک نیا کمیشن برائے

عیسائیت قبول کرنے والے چند سابقہ مسلمانوں کے نام اور پتے

۱۔ فاطمہ نیا نام سوزینہ۔ پتہ جعفر طیار سوسائٹی ملیر کراچی

۲۔ مسز یونس۔ ۴ ماہ پہلے عیسائیت قبول کی۔ پتہ۔ ۱۲۴/۷ اسٹاف لائن فاطمہ جناح روڈ کراچی۔

۳۔ سجاد خان۔ چند ماہ پہلے عیسائیت قبول کی۔ پتہ: صدر رواج کمپنی صدر کراچی

۴۔ پیٹر ظفر سابقہ نام ظفر پتہ: ہولی ٹرینٹی اسکول فاطمہ جناح روڈ کی کنٹین کا مالک آج کل مشنریوں کی سرگرمیوں کے انچارج یوجین چانڈ کا معاون ہے۔

۵۔ نوئیل سابقہ نام صادق پتہ محمود آباد نمبر ۵

۶۔ پیرا اقبال سابقہ نام اقبال پتہ معلوم نہیں

۷۔ مہر النساء۔ پتہ معلوم نہیں۔ شینہ پہلے آغا خانی تھی عیسائیت قبول کرنے کے بعد اس نے عیسائیت قبول کرنے والے لڑکے سے شادی کی۔

۸۔ تامسن سابقہ نام کریم جان۔ پتہ معلوم نہیں

۹۔ کوثر سابقہ نام بھی کوثر۔ پتہ معلوم نہیں

# مسلمانوں کو حلقۂ مسیحیت میں لانے کے لئے کیا کرنا ہوگا؟

## مسیحی رسالہ کی تجویز اور انکشافات

لیسٹر کے ماہنامہ "فوکس" نے اگست ۱۹۹۲ء کی اشاعت میں Evangelical Missions Quarterly کا ایک مضمون پیش کیا ہے جس میں مضمون نگار کیٹ نے عیسائی مبشرین کو مسیحیت کی تبلیغی سرگرمیوں کو تیز کرنے کے لئے چند تجاویز دی ہیں جو مسلم دنیا کی آنکھوں سے پردے دور کرنے کے لئے کافی ہے۔ مضمون کا خلاصہ درج ذیل ہے:

"ایک صدی سے کچھ اوپر عرصہ ہوا جب ۱۸۹۰ء میں سموئیل زویمر نے مشرقِ وسطیٰ کے مسلمانوں میں اپنے کام کا آغاز کیا اس وقت پوری دنیا میں مسلم آبادی تیس کروڑ کے لگ بھگ تھی انہوں نے مسلمانوں کو حلقۂ مسیحیت میں لانے کے لئے نصف صدی تک کام کیا۔ انہیں پوری توقع تھی کہ اسلام شکست و ریخت سے دوچار ہوگا لیکن ایسا نہ ہوا۔ خلیجی جنگ کے بعد ایک بار پھر کچھ لوگوں نے اسلام کی یک لخت شکست و ریخت کی پیش گوئی کی تاہم دھڑام سے گر جانے کا کوئی حادثہ نہ ہوا بلکہ آج مسلمانوں کی آبادی ایک ارب ہو چکی ہے اور ان کا دین مسلسل پھل پھول رہا ہے۔

ان ناامیدیوں اور مایوسیوں کے بعد آخر مسلمانوں کو حلقۂ مسیحیت میں لانے کے لئے کیا کرنا ہوگا؟ بلاشبہ اس کا جواب ہے مزید دعائیں، مگر ان دعاؤں کے ساتھ صحیح قسم کے مزید مبشرین اور ملحقہ مشن ایجنسیوں میں مسلمانوں کے درمیان تبشیر کی مزید لگن کی ضرورت ہے۔ اس مختصر تمہید کے ساتھ مسیحی رسالہ میں شائع شدہ مقالہ "مسلمانوں کو حلقۂ مسیحیت میں لانے کے لئے کیا کرنا ہوگا؟" میں لکھا گیا ہے کہ مسیحی مبشرین انہیں مسیح کا پیغام پہنچانے کے لئے ان کے پاس نہیں گئے اس کے جو اسباب مقالہ نگار کیٹ نے بیان کئے ان کا تعلق مسیحیوں سے ہے جو مسلمانوں تک رسائی حاصل کرنے میں دلچسپی نہیں رکھتے، وہ کہتے ہیں کہ آج بہت سے مسلمان ملک اپنے ہاں مبشرین کو کام کرنے کی اجازت نہیں دیتے تاہم مسیحی ملکوں میں اقلیتوں کی صورت میں بڑی تعداد میں مسلمان آباد ہیں۔ کیٹ کی تجویز کے مطابق مبشرین کو اب وہ دروازے کھول دینے ہوں گے جو ایک طویل عرصہ سے بند ہیں وہ یہ بھی انکشاف کرتے ہیں کہ آج مسلمان ملکوں میں ۴۵ ہزار افراد بائیبل خط و کتابت کورس پڑھ رہے ہیں اور یہ سب کچھ محض اس لئے ہے کہ کچھ دین کے پکے مبشرین تسلسل سے دستک دے رہے ہیں۔ دروازے ہلا رہے ہیں بلکہ ان پر ضربیں لگا رہے ہیں ان کے خیال میں مبشرین کو مسلمانوں سے رابطہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ بہتر تعلقات کے لئے زبان جاننا بھی ضروری ہے اور اس کے لئے مطالعۂ اسلام بھی ضروری ہے۔ □

مذہبی آزادی تشکیل دیا گیا ہے جو دنیا بھر میں آزادیٔ مذہب کو تقویت دینے اور مبشر مسیحیوں کی آزادی کی حفاظت کے لئے کوشاں رہے گا کمیشن مذہبی آزادی کی صورت حال پر نظر رکھے گا۔ مذہبی آزادی پر عائد کی جانے والی قدغنوں کا نوٹس لے گا اور اس مقصد کے لئے کوشاں رہے گا کہ مذہبی آزادی برقرار رکھنے کے لئے لوگ چوکنے ہوں۔

جلد ہی دنیا کی آبادی میں نصف سے زائد تعداد بیس سال سے کم عمر لوگوں کی ہوگی اور بہت سے ملکوں میں مسیحیت کا پیغام نہیں پہنچا۔ ورلڈ ایوینجلیکل فیلو شپ نے نوجوانوں کے لئے ایک کمیشن قائم کیا ہے تاکہ بحرانی صورت حال میں فیلو شپ کو مدد بہم پہنچا سکے۔ سیکرٹری جنرل پال ہارتھ وک نے بتایا کہ یہ کمیشن وسائل بہم پہنچائے گا نوجوانوں کو حلقۂ مسیحیت میں لانے کی ضرورت کا دنیا بھر میں شعور پیدا کرے گا اور نوجوانوں میں تبشیری کام کو متاثر کرنے والے عالمی رجحانات اور معاملات پر اپنا نقطۂ نظر پیش کرے گا۔ ●

بشکریہ ہفت روزہ "تکبیر" کراچی۔

۲۸ جنوری ۱۹۹۳ء